Digitized by Khilafat Library Rabwah

55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۷ شوال ۱۳۹۲ھ ۲۴ نبوت ۱۳۵۱ہش ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کیلئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۳ نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بسر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

جیساکہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آجکل محترم ڈاکٹر عبد الہادی صاحب کیوسی جرمنی میں بیمار ہیں ۱۷ نومبر کو آپکا اپریشن ہونا تھا محترم ڈاکٹر صاحب موصوف خدمت دین کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کرنے والے بہت نیک اور مخلص احمدی ہیں۔ اسپرانٹو زبان میں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے جو خدا کے فضل سے یورپ میں بہت مقبول ہوا ہے۔

احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محترم حکیم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم بعارضہ بخار و کھانسی سخت بیمار ہیں حکیم صاحب موصوف اس پیرانہ سالی میں بھی خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ عطا فرما کر لمبے عرصہ تک خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ کا موقع عطا فرمائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کو امراء اضلاع ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر
" محمد بشیر احمد علی صاحب " " جھنگ
" چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ " " مظفر گڑھ
" شیخ محمد احمد صاحب مظہر " " لائلپور
" محمد عرفان صاحب " " ہزارہ

(ناظر اعلیٰ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان اگر خداداد قویٰ سے کام لے تو وہ یقیناً ولی بن سکتا ہے

خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا!

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیالِ خویش باخدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا کو تو کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ یہ دُعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دُعا تو سکھا دی۔ لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دُعا سکھلائی ہے وہاں اسکے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورۃ میں اُس قبولیت کا اشارہ ہے جہاں فرمایا۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

غرض یہ قویٰ جو انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اگر وہ اُن سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اِس اُمّت میں بڑی قوّت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپکو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے ..... خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے، اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنیوالا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۱)

صدر مجلس انصار اللہ کا انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت رائے کو منظور فرماتے ہوئے از یکم صلح ۱۳۵۱ھش (یکم جنوری ۱۹۷۳ء) تا ۳۱ فتح ۱۳۵۴ھش (۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء) تک کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے۔

یہ انتخاب سالانہ اجتماع انصار اللہ کے پہلے روز یعنی ۱۷/۱۱ کو شوریٰ کے اجلاس میں زیر صدارت محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ہوا تھا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سیّد عبد الحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفقّہ فی الدّین کی اہلیت پیدا کرنے والے ۲ عظیم آسمانی ادارے

خدائی جماعتوں کے لئے جنہیں وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم کرتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے عملی نمونے اور تبلیغی جد وجہد کے ذریعہ دوسروں کو حق کی طرف دعوت دینے اور انہیں بھی اس کا گرویدہ بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ اپنی ان جماعتوں کو قائم ہی اس لئے کرتا ہے کہ ان کے تربیت یافتہ اور خدا رسیدہ افراد دوسروں کو بھی راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ثابت ہوں۔ یہ اہم فریضہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان جماعتوں کے جملہ افراد بالعموم اور ان میں سے ایک گروہ علی الخصوص دین میں تفقّہ پیدا کر کے ضروریات دین سے آگاہ نہ ہو اور علم و معرفت میں ترقی کر کے دوسروں تک کامیابی کے ساتھ پیغامِ حق پہنچانے کی اہلیت اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر تفقّہ فی الدین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۲)

اور (اگر) مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں، پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) اس لئے ہوشیار کرتے کہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدائی جماعت کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض یہ ہوتا ہے کہ اس کے افراد تفقّہ فی الدین میں مہارت حاصل کریں۔ اس کے بغیر پیغام حق کی اشاعت کا فریضہ خوش اسلوبی اور کامیابی سے ادا کرنے کی اہلیت ان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کیلئے مبعوث فرمایا ہے اپنے متبعین کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ تفقّہ فی الدین کو اپنا شعار بنائیں تا کہ حقیقی اسلام کو دُنیا میں پھیلانے کی اہلیت ان میں پیدا ہو سکے اور وہ دوسروں کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بن سکیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپؑ نے تفقّہ فی الدین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو علم دین میں تفقّہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنی نہیں جو عام مُلّاں لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آ گئے اور وہ بھی تقلیدی رنگ میں فقیہ بن بیٹھے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبویؐ اور ہمارے کلام میں تدبّر کریں، قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں اور اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو اسے کافی جواب دے سکیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷۵)

خدائی جماعت کے افراد کے لئے تفقّہ فی الدین کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر مامور من اللہ اپنے متبعین کو بار بار مرکز میں بلاتا اور اپنے کلامِ بلاغت نظام اور وہبی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ان میں تفقّہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔ اسی غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اصحاب کو بار بار مرکز میں آنے اور یہاں رہ کر علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے اپنی جھولیاں بھرنے کی پُر زور تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے وفاشعار و جاں نثار اصحاب پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع رہتے تھے۔ بالآخر آپ نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت تفقّہ فی الدین کو مستقل اور منظم بنیادوں پر جاری کرنے کے لئے دو عظیم ادارے قائم فرمائے۔ ان میں سے ایک ادارہ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ کی غرض کو پورا کرنے والا تھا۔ اور دوسرا لِيَنْفِرُوا كَافَّةً کا مصداق۔ اوّل الذکر ادارہ مدرسہ احمدیہ کی شکل میں قائم ہوا۔ اور مؤخر الذکر ادارہ جلسہ سالانہ کی شکل میں منصّۂ شہود پر آیا اور اس کی بھی بنیادی اینٹ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ جہاں مدرسہ احمدیہ نے بعد میں جامعہ احمدیہ کی شکل اختیار کر کے دین میں تفقّہ کرنے اور پھر اسلام کو دُنیا کے دُور دراز علاقوں میں پھیلانے والے سینکڑوں اور ہزاروں علماء پیدا کئے اور تا قیامت پیدا کرتا چلا جائے گا، وہاں جلسہ سالانہ ہزاروں ہی نہیں لاکھوں مومنوں میں تفقّہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے کا نہایت مؤثر وسیلہ ثابت ہوتا چلا آ رہا ہے اور تا قیامت ثابت ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیادی اغراض بیان کرتے ہوئے ایک بنیادی غرض انتہائی وسیع بنیادوں (mass scale) پر تفقّہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنا قرار دی۔ فرمایا:۔

(۱) "اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:۔

(۲) "اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔" (ایضاً)

اسی للّٰہی جلسہ سالانہ کے (جو عظیم تر بنیادوں پر تفقّہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے والے اور خدائی اذن کے ماتحت قائم ہونے والے ایک عظیم آسمانی ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے) مبارک ایام اب قریب آ رہے ہیں۔ سو گویا احباب جماعت کے لئے ایک انمول موقع پیدا ہونے والا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ برحق، قُدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے قرآنی حقائق و معارف سُننے، رُوحانی زر و جواہر سے اپنی جھولیاں بھرنے اور اس طرح اپنے اندر تفقّہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ پھر انہیں اُن علماء کرام کی تقاریر سے فیضیاب ہونے کا موقع ملے گا جو بفضل اللہ تعالیٰ تفقّہ فی الدین کی اہلیت سے بہرہ ور اور بحرِ علوم دینیہ کے شناور ہیں۔ الغرض ہمارا جلسہ سالانہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں لئے ہمیں ایمان اور یقین اور معرفت میں نئی ترقیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ہر ایک مخلص کا یہ فرض ہے کہ وہ بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے، اپنی معلوماتِ دینی کو وسیع کرنے اور معرفت کو ترقی دینے یعنی تفقّہ فی الدین کی اہلیت سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کا ابھی سے عزم کر لے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے تا جب جلسہ شروع ہونے لگے تو ان کے والہانہ انداز میں پروانہ وار کھنچے چلے آنے کے نتیجہ میں يَنْفِرُوا كَافَّةً کا ایمان افروز نظارہ ایک دفعہ پھر پوری شان کے ساتھ دُنیا کے سامنے آ جائے۔

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر

بروز منگل، بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہ العالی کا "ذکرِ حبیبؑ" کے موضوع پر رقم فرمودہ جو مضمون لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۱۰ نومبر/نبوت کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پڑھا۔ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اللہم صل علی محمد و علی آل محمد
و علی عبدک المسیح الموعود

مریم صدیقہ کہتی ہیں کہ کچھ ذکرِ حبیب پر لکھوں یہ ذکرِ عزیز حبیبؑ ہے۔ مگر سوچتی ہوں کہ بارہا لکھ چکی ہوں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحبؓ کو بھی کچھ روایات لکھ کر دیں اور حضرت چھوٹے بھائی صاحبؓ کو بھی۔ کچھ خود لکھیں کچھ اکثر زبانی سنائیں۔ اب حیران ہوں کہ کیا لکھوں۔ بہت باتوں کی تکرار ہوگی۔

میری عمر کے ۱۱ سال اور ۸۴ روز کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں گذرے تھے۔ اس عمر کے بچوں کو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ یہ بچپن کی یادیں جو اکثر ذاتی باتیں لوگوں کے لئے معمولی مگر میرے لئے بیش بہا خزانہ ہیں۔ الحمد للہ کہ جو بھی یاد ہے بہت صاف اور سب میرے دل پر نقش ہے گویا اس وقت بھی دیکھ رہی ہوں سن رہی ہوں۔ آپ کا بات کرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ سونا۔ سوتے میں کروٹ لینا۔ ٹہلنا۔ لکھنا۔ غرض سب کچھ دل پر نقش ہے۔ حالانکہ پڑھنے میں بھی وقت گذرتا بڑا حصہ دن کا۔ اور پھر کھیلنا بھی مگر جب بھی موقعہ ہوتا میں ضرور وہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گذارنا پسند کرتی تھی۔ کاش کہ اور زیادہ موقعہ ملتا۔ اکثر چھوٹی باتیں بھی آپ سے پوچھ لیتی تھی۔

ایک شام آسمان پر ہلکے ہلکے ابر میں خوبصورت رنگ برنگ کی دھنک دیکھ کر ہم سب بچے خوش ہو رہے تھے۔ آپؑ اس وقت صحن میں ٹہل رہے تھے جو بعد میں اُمّ ناصر کا صحن کہلاتا رہا ہے۔ میں نے کہا یہ جو کمان ہے اس کو سب لوگ (پنجابی میں) "مائی بڈھی کی پینگ" کہتے ہیں۔ اس کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا اس کو عربی میں "قوس قزح" کہتے ہیں مگر تم اس کو "قوس اللہ" کہا کرو نیز فرمایا کہ "قوسِ قزح" کے معنی شیطان کی کمان ہے۔ یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہی۔

ہمارے بچپن میں ایک کھلونا آتا تھا "لُک اینڈ لاف ناؤ (LOOK AND LAUGH)" دوربین کی صورت کا اس میں دیکھو تو عجیب مضحکہ خیز صورت دوسرے کی نظر آتی تھی۔ جب یہ کھلونا لاہور سے کسی نے لا کر دیا۔ آپ کو یہ چیز میں نے دکھائی آپ نے دیکھا اور تبسم فرمایا۔ کہا۔ اب جاؤ۔ دیکھو اور ہنسو کھیلو۔ مگر دیکھو یاد رکھنا میری جانب ہرگز نہ دیکھنا سب والدین بچوں کو تہذیب سکھانے کو ادب بڑوں کا سکھاتے ہیں۔ مگر یہ ایک خاص بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبی مؤدب بن کر بھی آتا ہے اور خود اس کو اپنا ادب بھی اپنی ذاتی شخصیت کے لئے نہیں بلکہ اس مقام کی عزت کے لئے جس پر اسکو کھڑا کیا گیا اس ذاتِ پاک و برتر کے احترام کی وجہ سے جس نے اس کو خاص مقام بخشا جس کی جانب سے وہ بھیجا گیا سکھانا پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں معجزانہ اثر تھا۔ آپ نہ بات بات پر ٹوکتے نہ شوخیوں پر جھڑکتے بلکہ انتہائی نرمی سے فرماتے کہ یوں نہ کرو۔ جس بات سے آپ نے منع کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی بھول کر بھی وہ بات پھر کی ہو۔ اب تو ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھ مغز پچی کرو۔ بچے ہیں کہ چکنے گھڑے ہیں۔ اثر ہی نہیں ہوتا یا والدین کی زبانوں میں اثر نہیں رہا۔ سو پیار بھری زبان معجز بیان کہ اِک بار کہا پھر عمر بھر کو اس بات سے طبیعت بیزار ہو گئی۔

مجھے اور مبارک احمد کو قینچی سے کھیلتے دیکھ کر تنبیہہ فرمائی۔ کیونکہ قینچی کی نوک اس وقت میں نے مبارک احمد کی طرف کر رکھی تھی۔ فرمایا کبھی کوئی تیز چیز قینچی چھری۔ چاقو اس کے تیز رُخ سے کسی کی طرف نہ پکڑاؤ۔ اچانک لگ سکتی ہے۔ کسی کی آنکھ میں لگ جائے۔ کوئی نقصان پہنچے تو اپنے دل کو بھی ہمیشہ پچھتاوا رہے گا۔ اور دوسرے کو تکلیف۔ یہ عمر بھر کو سبق ملا اور آج تک یاد ہے ایک دفعہ کسی خاندان کے لڑکے نے کہا تھا اتنی سی بات پر آپ کیوں روکتی ہیں۔ کبھی اس رُخ سے کسی نے پکڑا دی تو کیا ہو گیا۔ میں نے اسکو بتایا کہ نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیا ہوا سبق یاد ہے۔ وہی دیر تک بیٹھے میں اور مبارک احمد آپ کے پاس ہی پلنگ پر بیٹھے کھیل کھیل میں ایک دوسرے کو ٹانگیں مار رہے تھے۔ لڑائی نہیں تھی۔ کیونکہ ہم دونوں کا آپس میں بڑا پیار تھا۔ فرمایا کشتی کرو بیشک کھیلو مگر (میری طرف مخصوصاً دیکھ کر) لڑکوں کے بدن کا ایک حصہ ایسا نازک ہوتا ہے کہ ذرا سخت چوٹ لگ جائے تو موت کا ڈر ہوتا ہے۔ تم دونوں کھیلو مگر خیال رکھو کہ کسی نازک جگہ کسی کو چوٹ نہ آئے۔

اس بات سے بھی آپ نے روکا ہوا تھا کہ کبھی ڈھیلا پتھر کسی کی جانب نہ پھینکو۔ کسی کے بے جگہ لگ جائے کسی کی آنکھ ہی پھوٹ جائے۔ سر پھٹ جائے اس کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ اور ہمیشہ بچوں کو اس امر پر روکا ٹوکا ہے۔ اپنے مبارک احمد نے ایک دفعہ مجھے کہا۔ آپا۔ آؤ میرے ساتھ کھیلو۔ نہ پڑھو۔ اس وقت میں اور صالحہ بیگم مرحومہ جو بعد میں چھوٹی ممانی جان بنیں۔ ہم پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا ابھی نہیں۔ مبارک نے ایک ڈھیلا کھینچ مارا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس وقت "حجرہ" میں تشریف رکھتے تھے میں نے مبارک کے ڈرانے کو کہا۔ بتاتی ہوں ابا کو۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا۔ دیکھیں مبارک نے ڈھیلا اٹھا کر ہماری طرف مارا ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ اسکو لاؤ۔ یہاں میرے پاس۔ میں نے آ کر کہا۔ چلو۔ مبارک ابا بلا رہے۔ اس نے کہا اچھا۔ مگر آپا تم آگے آگے چلو۔ میں پیچھے پیچھے چلوں گا۔ جب میں قدم بڑھاؤں پلٹ کر دیکھوں تو مبارک اکڑوں بیٹھ جائے۔ مجھے ہنسی آگئی۔ بات گئی گذری۔ آپ سے کہہ دیا کہ مبارک اب نہیں کرے گا اس طرح۔ مبارک کا اور میرا بچپن میں بہت پیار تھا۔ ہم کبھی نہ لڑے نہ جھگڑے وہ مجھے آ کر پیار سے لپٹ جاتا تو آپ فرماتے۔ ان دونوں کے ناموں میں صرف "ک" کا فرق ہے اسلئے بہت پیار ہے۔ ان میں۔

ایک واقعہ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم غالباً علی گڑھ میں پڑھتے تھے کسی امتحان شاید بی۔ اے میں فیل ہوئے۔ خبر آئی۔ آپ نے افسوس سے ذکر فرمایا۔ میں پاس بیٹھی تھی میں سن کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے فراست سے میرا ارادہ بھانپ لیا اور فرمایا۔ تم عائشہ (بیوہ مولوی عبد الکریم صاحبؓ جن سے ان کا نکاح ہو چکا تھا منسوب تھیں۔) کو بتانے جا رہی ہو۔ یہ بری خبر ہے۔ تم کیوں بری خبر بتاؤ۔ کوئی اور بتا دے گا۔ وہ دن اور آج کا دن ہمیشہ بری خبر کسی کو پہنچانے سے اجتناب کیا ہے۔

عزیزہ امۃ السلام کا رشتہ ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے بڑی چاہت سے مانگا تھا۔ مجھے بھی کہا کہ کہو جا کر یہ رشتہ ہمیں ضرور دیں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے اختیار حضرت خلیفہ ثانیؓ بڑے بھائی صاحب کو دے رکھا تھا۔ مگر آپ کو شرح صدر نہیں ہوتا تھا۔ مجھے کہا۔ میرا خیال ہے۔ تم ادھر جا کر جواب انکار میں ہی لکھو دے آؤ مجھ سے لکھ کر نہیں دیا جاتا (بڑے بھائی کا لحاظ اور خاطر ملحوظ تھا۔) میں نے کہا۔ ان کو رنج ہوگا مجھے کسی کو بدخبر پہنچانے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن میں روکا تھا۔ میں نہیں کہوں گی۔ کسی اور سے کہلوا دیں۔ پھر وہ رشتہ بعد میں ہو گیا تھا۔ مگر حضرت بڑے بھائی صاحب کو امۃ السلام بہت پیاری تھیں۔ ان کو خوف تھا۔ کہ کسی وقت اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

حضرت ام المومنینؓ بہت زیادہ شفقت و محبت فرماتی تھیں مگر آخر ماں تھیں وہ تربیت اپنا فرض جانتی تھیں کبھی کبھی کہتی تھیں کہ اتنی ناز برداری لڑکیوں کی ٹھیک نہیں ہوتی۔ نہ معلوم کسی کی قسمت کیسی ہو آپ فرماتے "تم فکر نہ کرو۔ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے" یہ الفاظ آپ کے مجھے یاد ہیں۔ حضرت اماں جانؓ کو اکثر میرے روٹھنے نہلانے کے وقت میں چیخ کر ابا کو پکارتی۔ آپ کہتے نہ تنگ کرو آپ فرماتیں لڑکی ذات ہے۔ بدن نہیں ملواتی کہنیاں کالی رہ جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ فرماتے نہیں سہیے گی کالی - چھوڑو یہ بھی فرماتے کہ لڑکی ہے - آخر ہمارے پاس چند دن کی مہمان ہے - یہ کیا یاد رکھے گی - یہی خاص خیال اور ناز برداری کا انہیں بھائیوں نے لیا تھا - ایک بات کوئی ذرا سی بات بھی ایسی یاد نہیں کہ کسی بھائی نے ستایا ہو حضرت بڑے بھائی صاحب کو تو بچپن سے ہی مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ جانتی تھی - جس وقت آپ موجود نہ ہوتے ان کے پاس فریاد کی اور انہوں نے فوراً میرا کہنا کیا -

میری یاد میں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا - اکثر چکروں کا دورہ ہوتا مگر آپ کی انتھک محنت کی مثال نہیں ملتی - باہر جانا ہے - نمازوں میں جاتے ہیں - مگر اس وقفہ میں آپ برابر تحریر کا کام کرتے رہتے اتنی مصروفیت اتنے کام ہمہ خدمت و غم اسلام کا بار کاندھوں پر - اپنے مشن کی اہمیت کا اندازہ آپ سے بڑھ کر کس کو ہوگا کام اور عشق صادق کا کام - ایمان کامل سچی لگن کا کام یقین کامل کہ میں مقرر کردہ ہوں خدائے برتر کا جو اپنے کو سب سے بڑھ کر حق الیقین ہے پھر سوچنا چاہیئے کہ کتنا بڑا بار ہوگا جو باوجود اس امر پر ایمان کے کہ میرا مولا میرا معین و نصیر ہے مگر جتنا ایمان و یقین جتنا عشق کا درجہ بڑھتا ہو - اتنا ہی احساس ذمہ داری اور لگن زیادہ ہوتی ہے مگر آپ تھے کہ دل میں یاد یار اور ہاتھ کار در دست، دماغ بھی اس تصور میں ہے ہر لحظہ پھر بھی اس کے مقرر کردہ انسانی حقوق و فرائض ہمیشہ احسن طریق سے بشاشت سے ادا فرماتے - حضرت ام المومنین رض کا انتہائی خیال ہے - ہر طرح (ایسے انتہا قدر تھی حضرت ام المومنین رض کی آپ کے دل میں) بچوں پر شفقت ان کی نازبرداری اپنے مہمانوں اپنے پروانوں کا جو گھر بار چھوڑ کر اکثر دنیا کے سارے رشتے توڑ کر اس شمع فروزاں کے گرد جمع تھے - ہر ضرورت کا ہر وقت خیال رکھنا - سوچیں تو صاف نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص عطا کردہ روح کام کر رہی تھی سبھی کو وقت دیتے تھے - کوئی دوا مانگنے آ رہا ہے - آپ کام کرتے کرتے دوا دے رہے ہیں - حتیٰ کہ ہندو عورتیں بھی اندر آجاتیں - کوئی دوا مانگتی - کوئی اپنے کاکے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو کہتی کوئی کچھ - بہت کچھ یاد ہے - کچھ لکھ چکی ہوں - میرا پلنگ بستر پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا - اور اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی - دیکھتی کہ آنکھیں بظاہر بند ہیں مگر لبوں پر سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم ورد اور ذکر الٰہی جاری ہے مجھے پہچان ہو گئی تھی آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی - سرہانے موم بتی کی روشنی رکھتے تھے - کئی بار دیکھا کہ اٹھے اور لکھا (جو الہام ہوتا صبح بہتر لگ جاتا تھا) پھر لیٹ جاتے -

ایک روز دوپہر کو کھانے سے قبل یا بعد میں ٹھیک یاد نہیں آپ حجرہ میں آرام فرما رہے تھے حضرت والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنین رض) اس وقت باہر احمدی خواتین کے پاس تھیں میں جا کر آپ کے پلنگ پر بیٹھ گئی پیر قدموں سمجھ لیں یا خوش قسمتی ہی تھی آپ کی پنڈلیوں پر دبانے کی نیت سے ہاتھ رکھ دیا - اس وقت آپ سیدھے لیٹے ہوئے تھے - یکایک ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی جو بیان میں نہیں آسکتی آپ کی پنڈلیاں تھر تھر کانپنے لگیں - چہرہ پر ایک بہت خاص چمک اور سرخی پیشانی پر پسینے کے قطرے کھڑے ہو گئے ہونٹ حرکت کرنے لگے جیسے کوئی غیر مرئی طاقت ان کو جنبش میں لا رہی ہے نہ کوئی تکلیف کی نہ کرب کی علامت تھی معلوم ہو رہا تھا کہ کسی طاقت کا اس وقت آپ پر تصرف ہے - جو ایک خاص روحانی سلسلہ ہے بالکل ایک نوزائیدہ بچے کا چہرہ مبارک معصوم نظر آ رہا تھا اس کیفیت کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور کاغذ پر لکھا اور مجھے کہا جاؤ اپنے نانا جان کو بلا لاؤ - (قریب تھے اور اپنی اماں کو وہ مل گئے - میں بھاگ کر بلا لائی) آپ نے خاموشی سے وہ کاغذ نانا جان کی جانب بڑھا دیا انہوں نے بلند آواز سے پڑھا -

وہ یہ الہام تھا -

"زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"

یہ خاص الہام وہ تھا کہ میں نے پوری الہامی کیفیت کے ساتھ دیکھا جب نانا جان پڑھ چکے اور دہرایا گیا - پھر آپ نے خود دہرایا - دو تین منٹ اس کے بعد آپ خاموش ہی رہے تھے - یہ مبارک الہام اور شاندار نزول اور کیفیت تھی جو میں نے دیکھی تمام عالم کے طبیب سارے جہان کے عالم اور سائنس دان اکٹھے ہو جائیں اور کہیں کہ یہ کیفیت ایک بیمار کی نعوذ باللہ ہو سکتی ہے تو جنہوں نے اس قسم کی خاص کیفیت دیکھی اور آپ کو دیکھا آپ کے کام دیکھے - خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے ان کے ایمان کو دنیا بھر میں کوئی بھی ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی -

پشاور میں گزشتہ سال زبانی کچھ باتیں بیان کیں لجنہ نے مجھے بلایا تھا یاد نہیں رہیں سب مگر تین باتیں میں نے بیان کی تھیں وہ بھی میں لکھتی ہوں -

آپ کی خاص باتیں - الہام اور ان کا پورا ہونا زمانہ دیکھ چکا ہے اور بہت کچھ دیکھنا باقی ہے - دیکھتے رہیں گے - انشاء اللہ تمام دنیا اور نیک نصیب ہدایت بھی پائیں گے باوجود ابلیس کی آخری زور کی کوششوں کے مگر یہ تین معمولی باتیں لکھتی ہوں - جو حضرت اقدس ع کی زبان سے نکلیں اور بعد میں ان کو پورا ہم نے دیکھا - مگر ان الفاظ کے زبان پر آنے سے پہلے آپ نے دعا بھی کی ہوگی - میرا ایمان ہے - کیونکہ آپ ہر وقت دعا میں مصروف رہتے تھے - آپ نے دعا پر جتنا زور دیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے میں بچہ تھی بالکل چھوٹی - جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو - میں اٹھ نہ سکوں - بیمار ہوں - کچھ ہو یہ عادت میری اب تک قائم ہے دعا کرتے کرتے درود پڑھتے نیند آجاتی ہے - پھر آنکھ کھلے تو وہی سلسلہ یہ سب آپ کے الفاظ کی برکت ہے -

حضرت بڑے بھائی حضرت مصلح موعود رض کی نسبت کسی گھر کے خیالات سن کر عورتوں میں مشہور ہو گیا کہ شاید جو وہ لوگ چاہتے ہیں اور رشتہ اس خاص لڑکی سے ہو ہی جائے - بڑی بھابی جان کو معلوم ہو گیا تھا کسی سے سن کر اور شاید رو پڑی تھیں کسی نے ذکر کیا تھا - میں نے سنا مغرب کا وقت آپ وضو کو اٹھے بھابی جان نے لوٹا آپ کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور پانی ڈالنے لگیں میں پاس کھڑی تھی - آپ نے کہا فکر نہ کرو محمودہ میری زندگی میں تم پر سوکن نہیں آسکتی - یہ آپ کے الفاظ تھے کیسے پورے ہوئے الٰہی منشاء پیدا ہونا تھا وہ ہو کر رہا مگر آپ کے بعد منجھلی بھابی جان مرحومہ رض بیاہی آئیں - ذرا شوخ تھیں - مائی تابی جس کی مسیح موعود ع کو بہت خاطر منظور تھی بیمار رہتی - برابر دوا دیتے اور بادام کا شیرہ ملتا تھا وہ نیچے بیٹھی تھی منجھلی بھابی جان نے سردہ کی پھانک کھا کر اوپر اوپر سے نیچے پھینک دی - اتفاق سے مائی تابی باہر نکل رہی تھی ان کے سر پر لگی - غصہ والی بہت تھیں - فوراً منجھلی بھابی جان کو سر اٹھا کر گھورا اور کہا ابھی یہ جائیں یاد نہیں جائیں تھے ٹھیک یاد نہیں - یہی الفاظ تھے پنجابی کے جو شاید قدرت اللہ خان مرحوم کی بیوی نے آپ کو بتائے آپ کو بہت دکھ پہنچا - مائی تابی کو کچھ نہ کہا بلکہ اسی وقت اتنا کہا یہ مائی تابی کو نہیں کہنا چاہیئے تھا اس نے سردہ سلطان کو بددعا نہیں دی یہ بددعا گویا اس نے میری نسل کو دی - مجھے اس بات سے سخت تکلیف پہنچی ہے سو دعا بھی ضرور فرمائی ہوگی آپ نے ان الفاظ کا نتیجہ ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ انہیں کے بطن کی اولادوں سے حضرت منجھلے بھائی جان صاحب رض کی نسل چل رہی ہے خدا کرے ان کی نسل سے اور ہم سبھی سے خدا تعالیٰ کے عاشق بندے پیدا ہوتے جائیں اور ہمیشہ ایک سے ہزار ہوتے جائیں آمین - اور میری اب تک دعا رہتی ہے کہ خدا تعالیٰ مظفر احمد کو قیوم سے ایک بیٹا نیک! اقبال بخشے جس سے نیک خادم دین نسل بھی چلے - آپ سب بھی دعا کریں -

۳ - میں چھوٹی سی تھی بھائی بہت پیار کرتے ہر کہنا مانتے - ادھر حضرت اماں جان رض کا پیار اور سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود ع کی ناز برداریاں اور بے حد خیال رکھنا - مزاج خراب تھا ایک ساتھ کھیلنے والی بچی نے کہنا نہ مانا - میں اس سے روٹھ گئی - اور چھوٹے بھائی حضرت مرزا شریف احمد رض جو ساتھ کھیل رہے تھے میں نے کہا اس سے تم بالکل نہ بولنا - میں اس سے نہیں بولتی چھوٹے بھائی صاحب رض بھول کر اس سے بول پڑے میں نے ایک چیخ ماری اور پیٹھ کھائی اتنا صدمہ ہوا کہ (رونے میں اکثر بچوں کے سانس رک جاتے ہیں) - سانس رک گیا حضرت اماں جان رض بھاگ کر آئیں - گود میں اٹھا کر لائیں دکھ پوچھا کیا ہوا وغیرہ میں نے روتے ہوئے کہا کہ میں ایک لڑکی سے خفا تھی - میں نے روکا تھا - ہائے میاں بھائی ہو کر اس سے کیوں بولا پھر رونے لگی - حضرت اماں جان رض نے رونا شروع کیا کسی خاص جذبہ کے تحت اور غالباً اس جذبہ کے تحت کیونکہ وہ بیچاری زخم خوردہ تھیں مولویانی صاحبہ (حضرت مولوی عبد الکریم رض کی بیوی) نے بھی رونا شروع کیا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام غالباً عصر کی نماز کے بعد باہر تشریف لائے اور یہ نقشہ آہ و زاری کا دیکھ کر گھبرا گئے اور اب تک مجھے یاد آئے آپ کہہ رہے تھے کیا مبارکہ کو چوٹ لگی اس کو تکلیف ہے بتاؤ حضرت اماں جان رض نے اس طرح مجھے گود میں لئے لئے روتے روتے بتایا کہ چوٹ نہیں لگی یہ اسلئے رو رہی ہوں کہ یہ بچی جو بھائیوں کے پیار میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کر سکتی - شریف ایک لڑکی سے بول پڑا جس سے بولنے سے اس نے روکا تھا اس کی رو رو کر غشی کی سی حالت ہو گئی ایسی پر اگر سوکن آجائے تو یہ کس طرح برداشت کرے گی -

آپ نے فرمایا اور کافی بلند پر جوش مگر تسلی بخش آواز سے کہ

"اس پر ہرگز سوکن نہیں آئے
گی اس بات کا کوئی فکر
نہ کرو"

سامنے چھوٹے بھائی بھورے بھورے بالوں والا سر ہلا ہلا کر کہہ رہے تھے میں تو بھول کر بولا تھا میں تو بھول کر بولا تھا خیر اس وقت میرا دل سب کی یادوں میں ایک خاص درد سے بھر گیا ہے - اچھا السلام علیکم رخصت خدا حافظ -

یاد نہ کر دلِ حزیں بھولی ہوئی کہانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ الفرقان رعایتی قیمت پر

بعض احباب نے توسیع اشاعت کے سلسلہ میں رقوم عنایت فرمائی ہیں اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے تین روپے ارسال فرمائیں گے انہیں اس رقم میں سال بھر کے لئے رسالہ ملے گا۔ اصل قیمت سالانہ سات روپے ہے یہ رعایت پہلے پچاس احباب کے لئے ہے۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا!

میری چھوٹی بھابی عزیزہ آمنہ بشریٰ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تشویشناک طور پر بیمار ہیں قارئین کرام سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فرخندہ اختر شاہ جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اعلان

جو احباب فضل عمر درس القرآن کلاس میں مسلسل چھ برس تک شمولیت کر کے دور ترجمہ و تفسیر مکمل کر چکے ہیں وہ بہت جلد اپنے پتہ جات سے مطلع فرمائیں تاکہ انہیں اس بارے میں

سند امتیاز

بھجوائی جائے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخطوں سے بھجوائی جا رہی ہیں۔ طالبات کو یہ سندات دی جا چکی ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

MINI MOTORS
V. W. SPECIALISTS
PHONE 81442
54-B, GULBERG II
GULBERG

پوسٹل لائف
ماں کی طرح اپنے بیمہ داروں
کی بے لوث حفاظت کرتی ہے

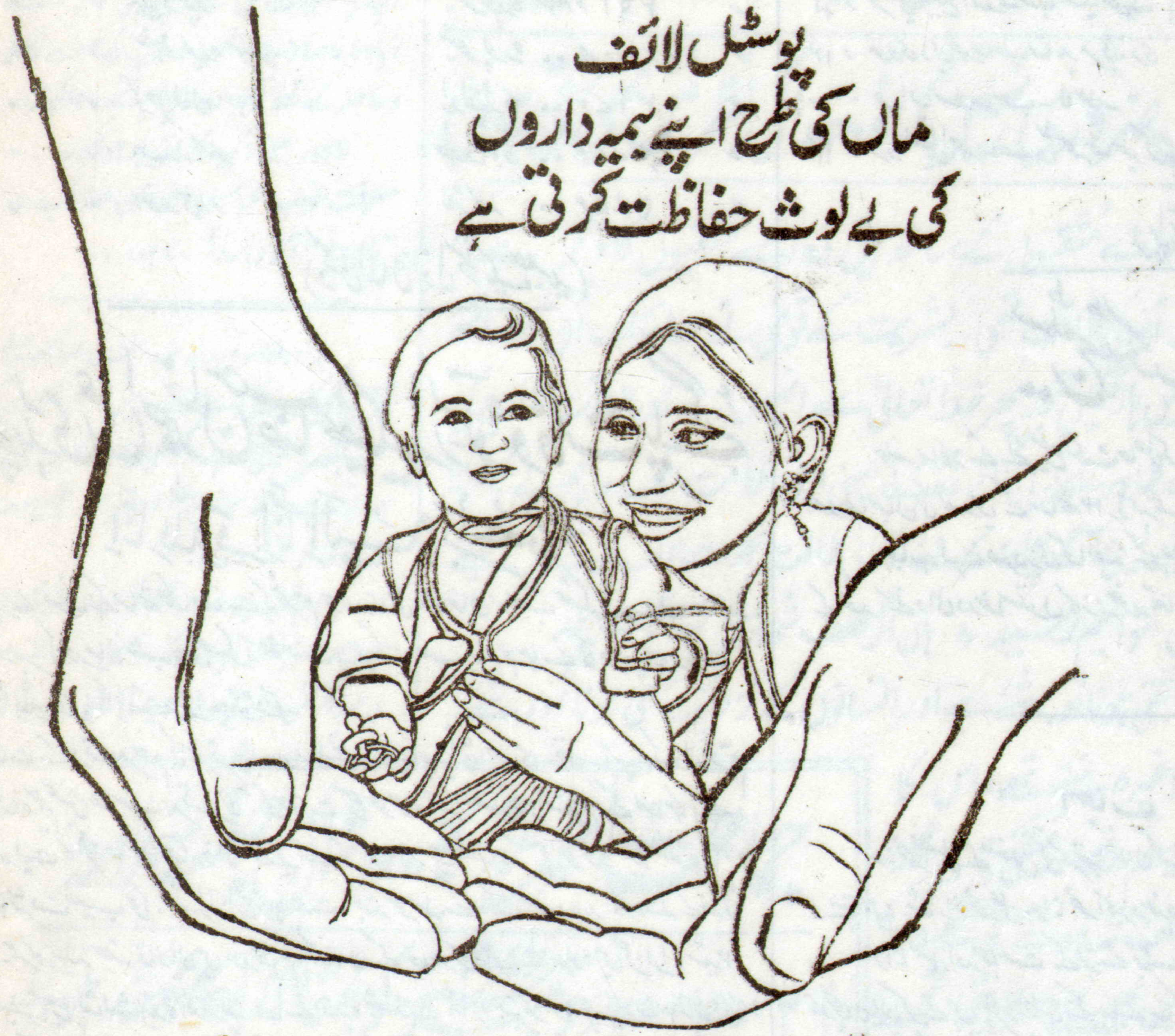

ایک شفیق ماں کی طرح پوسٹل لائف انشورنس بھی اپنے بیمہ داروں کی بے لوث حفاظت کرتی ہے۔
یہ اپنا تمام منافع ان ہی میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اس کا مقصد دراصل قومی خدمت ہے نہ کہ منافع اندوزی۔
اس کی شرح پریمیم ملک بھر میں سب سے کم ہے اور شرح بونس سب سے زیادہ۔
کلیم بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے طے کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر ضلعی صدر مقام کے علاوہ بڑے بڑے قصبوں میں نیشنل سیونگز کے دفتر موجود ہیں جو آپ کو پوسٹل لائف کی بیمہ پالیسی لینے یا ادائیگی کلیم کے سلسلے میں ہر قسم کی مدد بہم پہنچاتے ہیں۔
ملک بھر میں جہاں کہیں بھی ڈاک خانہ ہو وہاں پوسٹل لائف کی برانچ موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ تمام دوسری انشورنس کمپنیوں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ عوام کو بیمے کی سہولت مہیا کر سکتی ہے۔

شرح بونس
تاحیات پالیسی ۲۴ روپے فی ہزار
میعادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس
اپنے گھر بار کے لئے بچت کیجئے محفوظ رہیئے
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
Adarts CDNS/72

ضرورت باورچی
ایک ماہر تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے تنخواہ معقول ہوگی درخواستیں صدر کی سفارش کے ساتھ ناظر امور عامہ کو بھجوائیں
(نظارت امور عامہ ربوہ)

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز۔ پوٹنسیاں
۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰۰ اور ایک لاکھ طاقت تک۔ شوگر آف ملک گولیاں ٹکیاں رضائی شیشیاں اور ہومیوپیتھک کتب وغیرہ۔ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کے لئے معقول کمیشن اور رعایات۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

دانت مت نکلوایئے

جناب محمد حنیف صاحب مکان ۱۰ سیواجی سٹریٹ کرشن نگر لاہور نے لکھا:۔ "میں نے اینٹی پائیوریا استعمال کی اس سے میری لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا" قیمت ۔/۱۰ روپے
کیور ویڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون ۵۳۴۸۱
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے

وعدہ جات تحریک جدید سالِ نو ۳۹ / (۲۹) ۸ کی پیشکش

۱	جماعت احمدیہ دار الصدر شرقی	ربوہ	۱۱۴۹٫۶۲ روپے
۲	" " باب الابواب	ربوہ	۸۷۳٫۵۰ "
۳	" " دار العلوم غربی	ربوہ	۵۹۷٫۰۰ "
۴	" " دار الصدر غربی	ربوہ	۱۱۳۰٫۰۰ "
۵	" " دار الرحمت شرقی	ربوہ	۱۲۱۱٫۰۰ "
۶	" " دودہ	سرگودھا	۳۱۲٫۵۰ "
۷	" " چک ۳۵ جنوبی	سرگودھا	۶۲۴٫۰۰ "
۸	" " تخت ہزارہ	سرگودھا	۲۵۵٫۴۷ "
۹	" " منڈیکی گورایہ	سیالکوٹ	۱۰۶۵٫۰۰ "
۱۰	" " کھرپہ منڈیکی بیریاں	سیالکوٹ	۵۰۶٫۵۰ "
۱۱	" " ھانڈو گوجر	لاہور	۵۷۲٫۵۰ "
۱۲	" " گنج مغل پورہ	لاہور	۵۲۶۸٫۰۰ "
۱۳	" " بہادر پور	شیخوپورہ	۲۹۱٫۸۳ "
۱۴	" " شیخوپورہ شہر	شیخوپورہ	۱۲,۷۰۰٫۰۰ "
۱۵	" " گوجر خان	راولپنڈی	۱۳۱۷٫۰۰ "
۱۶	" " حیدر آباد	حیدر آباد	۷,۰۰۰٫۰۰ "
۱۷	" " انور آباد	لاڑکانہ	۴۴۵٫۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

محترم چوہدری علی احمد خان صاحب ٹھیکیدار ربوہ وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری علی احمد خان صاحب ٹھیکیدار ربوہ ۱۷ اور ۱۸ر نبوت/نومبر کی درمیانی شب دو بجکر آٹھ منٹ پر حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۷۶ سال تھی۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد محترم حضرت میاں رحیم بخش صاحب امرتسری رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ ذاتی طور پر آپ کو ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ منکسر المزاج، باہمت، بلند حوصلہ کے مالک متقی دعاگو اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ عمر کا بیشتر حصہ قادیان میں اور قیام پاکستان کے بعد مرکز احمدیت ربوہ میں گزارا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ۱۸ر نومبر کو سوا چھ بجے شام نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سراج دین صاحب سابق مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے، دو لڑکیاں، اور تین نواسے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ابھی سے امتحانات کی تیاری کا انتظام کر دیں تاکہ اطفال زیادہ اچھی طرح تیاری کر کے امتحانات میں شریک ہوں۔ (سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب جماعت کی طرف سے

عید مبارک اور درخواست دعا کی تاریں

عید الفطر کے موقعہ پر مختلف احباب اور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی طرف سے حضور کو اور احباب جماعت کے لئے عید مبارک اور درخواست دعا کی تاریں موصول ہوئی ہیں دوستوں کی اطلاع اور دعا کے لئے شائع کی جا رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

۱ مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا
۲ " سالکین صاحب صدر جماعت سنگاپور
۳ " بدر دین و عبد القادر صاحب " کولمبو
۴ " مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ۔ دار السلام (تنزانیہ)
۵ " بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن
۶ " صدر صاحب جماعت احمدیہ ملائیشیا
۷ " صدر صاحب " " بنڈونگ
۸ " خواجہ بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ رنگون
۹ " محمد افضل صاحب طہران
۱۰ " فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرینکفورٹ جرمنی
۱۱ " قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ
۱۲ " مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی۔ مری
۱۳ " عبد الباسط صاحب۔ لاہور
۱۴ " مرزا خلیل احمد صاحب و اہلیہ صاحبہ کراچی
۱۵ مکرم رفیع الزمان صاحب و امۃ المجید صاحبہ لاہور
۱۶ " مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ فجی
۱۷ " نواب مسعود احمد خان صاحب کراچی
۱۸ مکرمہ آصفہ مبشر صاحبہ پشاور
۱۹ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص
۲۰ " حکیم مبارک احمد صاحب اسلام آباد
۲۱ " انیس صاحب و ناصرہ صاحبہ کراچی
۲۲ " عبد الرحیم یونس صاحب کراچی
۲۳ " حضرت اللہ پاشا صاحب و امۃ الرفیق صاحبہ کراچی
۲۴ " سلامت دین خالد صاحب کراچی
۲۵ " مولوی محمد عثمان صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد۔ مانسہرہ
۲۶ مکرمہ ام کلثوم علی صاحبہ کراچی
۲۷ مکرم خواجہ عبد الواحد صاحب لاہور
۲۸ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ لاہور

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

سٹیج ٹکٹ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے لئے سٹیج ٹکٹ حاصل کرنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ۱۲ر دسمبر تک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوا دیں۔

احباب اپنے ضروری کوائف کے علاوہ سٹیج کے لئے درجہ استحقاق بھی تحریر فرمائیں ۱۲ر دسمبر کے بعد آنے والی درخواستوں کا زیر غور آنا بہت مشکل ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

احباب محتاط رہیں

رانا محمد افضل کے متعلق کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ یہ ٹھگ اور دھوکہ باز ہیں یہ اپنا نام بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً رانا محمد علی، رانا محمد اکبر وغیرہ۔

رانا فیملی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جماتے ہیں اپنی سوسائٹی اونچی بیان کرتے ہیں طرح طرح کے حیلے بنا کر لوگوں سے روپیہ ٹھگتے رہتے ہیں۔

حلیہ:- رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ بہت موٹا۔ مگر چست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی، بہت باتونی ہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے عارضہ قلب اور میری بڑی بہن تقریباً ۳ ماہ سے معدہ میں سوزش کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

دونوں کی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(بشیر اللہ فوزی سمن آباد لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷